۷۸۶
۹۲

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا

ترجمہ: اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ راستہ چاہو

لاؤڈاسپیکر کے عدم جواز پر اکابرین علمار اہلسنت ہند
کا متفقہ واجب العمل فتویٰ

تحقیق المتبکر

فی

عدم جواز الصلاۃ علی لاؤڈاسپیکر

منجانب

اراکین انجمن اشاعت الحق ۱۶/۹۲ پانڈے حویلی بنارس

بسم اللہ

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝

ترجمہ: اپنی نماز بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز پر اکابرین علماء اہل سنت ہند کا

متفقہ واجب العمل فتویٰ

حیرت ہے وہابیوں غیر مقلدوں وہابیوں دیوبندیوں مودودیوں خصوصاً نجدیوں پر کہ بات بات پر مباحث شرعیہ کے کرنے پر بدعت پکاریں شور مچائیں اور اتنی بڑی کھلی ہوئی بدعت سیئہ یعنی لاؤڈ اسپیکر پر نماز کو جائز اور دوا رکھیں العیاذ باللہ وہ کون سی حدیث ہے جس میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے پڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا یہ دین میں نئی بات اور ایجاد و احداث نہیں جو مصداق ضلالت و فی النار ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار۔

تحقیق المبتکر

فی

عدم جواز الصلاۃ علی لاؤڈ اسپیکر

یہ فتویٰ اس بارے میں ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز نہ ہوگی بحمدہ تعالیٰ علمائے کرام نے احادیث نبویہ و اقوال فقہا کی روشنی میں اس مسئلہ کو بہت اچھی طرح ثابت اور واضح فرما دیا کہ اب کچھ گنجائش چوں و چرا باقی نہ رہی۔

منجانب:- اراکین انجمن اشاعت الحق ۲۶/۱۲ پانڈے حویلی بنارس

قیمت ۵ر

مندرجہ ذیل سوال کا جواب از روئے شرع مطہرہ مدلل عنایت فرمائیں

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت کثرہم اللہ تعالیٰ وبقاہم الی یوم الجزاء لاؤڈ اسپیکر پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہو جاتی ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز نہیں ہوتی۔ بکر کہتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر پر جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ نماز ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ میں لاؤڈ اسپیکر پر برابر نماز ہوتی ہے ہم خود اور لاکھوں مسلمان اور علماء وغیرہ لاؤڈ اسپیکر پر نماز مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں پڑھتے ہیں کیا وہاں عالم دین نہیں ہیں یہ جہل اسلام کی جڑ ہے۔ تحقیق طلب یہ ہے کہ زید کا کہنا صحیح ہے یا بکر کا۔

(حاجی) عبد الغفور صدر انجمن اشاعت الحق بنارس

۳/۳۴ بازار سعد اللہ پورہ بنارس

اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب

الجواب

فتویٰ حضرت محدث اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ کچھوچھہ شریف

بکر کے قول کی حقیقت اس سے ظاہر ہے کہ وہ عہد حکومت سعودیہ کی بدعتوں میں سے ایک بدعت کو دلیل شرعی قرار دیتا ہے اور کتاب و سنت و تصریحات ائمہ کرام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ بازاروں میں تصویریں بکتی ہیں۔ مکہ کا زیادہ تر طبقہ داڑھی منڈاتا ہے اور کتروانا تو عام عادت ہے۔ شہر کے اکثر گھروں میں ریڈیو پر ہر قسم کے گانے سنے جاتے ہیں۔ تمام بدعات میں اہل مکہ گرفتار نظر آتے ہیں تو کیا بکر کے نزدیک اس کی پیش کردہ دلیل کی بنا پر یہ تمام شرعیہ جرم ہی نہ رہیں گے۔ وہاں کے علماء مجبور ہیں کیا حکومت کی بدعتوں کی تائید کریں یا اپنے گھروں میں خاموش رہ کر اپنے دین کی حفاظت کریں۔ ایسے لوگوں کا عمل شرعاً ہرگز حجت نہیں۔ جو حج کو جاتے ہیں وہ ایک میلا کر لینے کے سوا دینی مسائل سے اکثر بے خبر اور اکثر بے پرواہ ہوتے ہیں اور جو دیندار اپنے دین سے واقف ہیں وہ بحمدہ تعالیٰ نہ کثرت جماعت سے مرعوب ہوتے ہیں نہ کسی بدعت میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ تو بکر کی دلیل کا حال ہے اور زید کا دعویٰ بالکل حق ہے کیونکہ اول تو لاؤڈ اسپیکر ایک سنت کو مٹا رہی ہے۔ رسول پاک نے کثرت جماعت میں مکبرین کو قائم کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس آلے نے اس سنت کو ختم کر دیا اور جو چیز کسی سنت سے مزاحمت کرے وہ بدعت ہے۔ دوسرے نماز میں امام کو وہی لقمہ دے سکتا ہے اور وہی تکبیر کہہ سکتا ہے جو خود شریک نماز ہو۔ اگر نماز سے باہر کوئی امام کو لقمہ دے اور امام قبول کرے تو نماز نہ ہوگی۔ اگر نماز سے باہر کسی نے تکبیر کہی اور اس پر نمازیوں نے عمل کیا تو نماز نہ ہوئی اور اتنی بات تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ریڈیو نہ شریک نماز ہے نہ شریک نماز ہونے کی اس میں اہلیت ہے۔ وہ تو ایک آلہ ہے نمازی نہیں ہے تو اس کی تکبیر پر عمل کرنا ایک خارج از نماز کے کہنے پر عمل کرنا ہے

جس سے نماز میں بچاس بدعت کی بدولت قطع صفوف کا جرم ہوتا ہے امام کعبہ کے پاس
بے رفتہ ہی صفا و مروہ کی سڑک یعنی اپنی اپنی دوکانوں میں بے نکلے راستہ سے موثر جا[تا]
رہتا ہے تو یہ نماز ہے یا نماز کی نقل ہے بڑی بات سوچنے کی یہ ہے کہ اگر آلہ فیل ہو جائے
تو امام صاحب ہی نماز پڑھ گئے اور حرم سے باہر جو مقتدی کھڑے ہیں وہ کھڑے کے
کھڑے رہ گئے یہ ہے ایک سنت کے ملیامیٹ کی ناپاک بدعت کے نتائج بد جس کو
اگر بکر صدق نیت سے سوچے تو زید سے اختلاف کی جرأت نہ کرے ھذا ما عندی
والعلم عند اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقط

کتبہ عبیدہ المذنب الجانی۔

ابوالمحامد سید محمد الاشرفی جیلانی نزیل بنارس ۱۵ صفر المظفر ۱۳۷۹ھ

الجواب صحیح
احقر محمد نعیم اللہ خادم جامعہ حبیبیہ مسجد اعظم
ملیاباد۔ الہ آباد۔

الجواب حق
محمد نعمت اللہ غفرلہ مدرس جامعہ حبیبیہ
الہ آباد

الجواب صحیح۔ سید محمد احسان علی باندوی۔

الجواب حق وصواب
ابوالرضا محمد لقمان الصدیقی غفرلہ۔

الجواب صحیح۔ مشتاق احمد نظامی۔

الجواب صحیح۔ عبدالعزیز عفی عنہ ٹانڈوی۔

اصاب ما اجاب
محمد سلیمان اشرفی غفرلہ مدرس جامعہ
رضویہ مدن پورہ
بنارس

فقیر محمد ابوالوفا نعیمی غازی پوری۔

ما اجاب سیدی المحدث الاعظم صحیح
حق بلا ریب
محمد باقر علیخاں اشرفی صدر مدرس مدرسہ
فاروقیہ بنارس

الجواب حق بلا ریب فیہ
فقیر محمد عبدالحمید رضوی اورنگبوری۔

سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت محدث اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ

کے حکم گرامی جل فضلہ تعالیٰ عین مطابق حدیث و فقہ ہے کہ بعد ہم کم علموں کی تصدیق
نہیں بلکہ ایمان ہے حق و درست ہے فقیر عبدالوحید فریدی خادم خانقاہ حمیدیہ بنارس۔

از حضرت مجاہد ملت مولانا شاہ الحاج حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ

قادری رئیس اڑیسہ دامت برکاتہم العالیہ

مبسملاً حامداً ومصلیاً

آلہ کبیر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) سے نماز ادا کرنے کی ایک شورش برپا ہوتی جاری
ہے۔ مگر یہ کی دور رس شکل کی آواز کی غیر ہے یعنی اس آلہ سے دوسری آواز پیدا ہو جاتی ہے تو اسکی
اقتدا میں نماز فاسد ہے اور جیسا کہ اگر آواز امام ہی کی جائے جب بھی اشتباہ پڑے گا کہ اس میں خارج
دخیل ہے ورنہ ایک اشتباہ ہو جائے گا خلق کی تقلید تو عدم جواز کو تسلیم ہے اور جب
جواز و عدم جواز متعارض ہوں تو عدم جواز کو ترجیح ہوتی ہے اس بنا پر فساد مرجح رہے گا لہٰذا نماز
میں (لاؤڈ اسپیکر) نہ لگانا چاہئے ھذا ما عندی والعلم عند اللہ لعل اللہ یحدث بعد
ذالک امرا فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

فقیر محمد حبیب الرحمٰن قادری ربیع النور ۱۳۸۰ھ نزیل بنارس

الجواب صحیح والمجیب مثاب والیہ المرجع والمآب فقیر شمس الدین احمد
جعفری رضوی جونپوری غفرلہ القوی

الجواب صحیح والمجیب مثاب۔ فقیر اخلاق احمد مدرس جامعہ حمیدیہ رضویہ مدن پورہ بنارس

فتوی اہلِ بیعت از شیر بیشۂ اہلِ سنت حضرت مولانا مولوی مفتی الشاہ محمد حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب ___ فقیر کو جو کچھ تحقیق ہوا وہ یہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر سے جو مسموع ہوتی ہے وہ اصل متکلم کی صوت نہیں بلکہ صدائے اور حضرت سیدی المفتی الاعظم مولانا الشاہ محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب دام ظلہم تعالیٰ نے بھی بمبئی میں بماہ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ یہی تحقیق بیان فرمائی اور اس وقت وہاں اور جو اکابر علمائے اہل سنت مثل مخدومی مولانا سید آل مصطفٰے میاں صاحب قبلہ مارہروی وحضرت معظمی مولانا سید محمد المحدث الاعظم کچھوچھوی دامت برکاتہم القدسیہ تشریف فرما تھے سب نے اسکی تصدیق فرمائی جس کی کھلی ہوئی روشن دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں سے اصل متکلم کی صوت بھی سنتا ہو اور لاؤڈ اسپیکر کے کسی ہارن کا منہ بھی اس کی طرف ہو تو وہ اصل متکلم کی صوت کو اور ہارن سے نکلی ہوئی صدا کو علیحدہ علیحدہ متمائز و متغایر طور سے سنے گا جیسا کہ بارہا کا مشاہدہ ہے جب یہ ثابت ہو چکا تو صدا ہی کے سب احکام اس پر مرتب ہوں گے جس طرح صدا کی اقتدا بحکم شریعت مطہرہ صحیح نہیں اسی طرح لاؤڈ اسپیکر سے سنی ہوئی آواز کی اقتداء بھی شرعاً باطل ہے نماز میں اس آلہ کا استعمال شرعاً حرام و ناجائز ہوا اور موجب بطلان نماز مصلیان ہے۔ نماز کے خطبہ میں بلا ضرورت وبلا حاجت ہونے کے سبب مکروہ تحریمی و خلاف اولیٰ ہے۔ اور وعظ و میلاد شریف کی محافل میں بلا تکلف جائز ہے۔ رہا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں آج کل ہماری شامت اعمال کے سبب حکومت نجدیہ کا تسلط ہے اس کے وہاں علما جبراً جو چاہے حرام و ناجائز امور مثل ہدم مساجد مقدسہ و ہدم مزارات مطہرہ و محو مشاہد متبرکہ وغیرہ کرا گئے اور وہاں کے حقانی علمائے اہل سنت

نماز اور منکرات میں اپنی وسعت و استطاعت سے باہر تھا وہ نہیں کیا بلکہ کیا ان تمام امور غیر مشروعہ قبیحہ کو کبھی انہی اسی بیہودہ دلیل ذلیل سے جائز ہوجانے کے لئے تیار رہیگا۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جس کو اس مسئلہ کی تفصیل دیکھنی منظور ہو وہ فقیر کے رسالہ مسمی بنام تاریخی القول الاظہر فی الاقتداء بلاؤڈ اسپیکر کا مطالعہ کرے واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں غفرلہ تعالیٰ وحققہ ۵ ماہ فاخر ربیع الآخر شریف ۱۳۷۹ھ جمعہ مبارکہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء۔

الجواب صحیح۔ فقیر محمد شاہ رضا خاں قادری رضوی حشمتی عفی عنہ

از مبارکپور ضلع اعظم گڑھ حضرت استاذ العلماء مولانا حافظ مفتی محمد عبد العزیز صاحب قبلہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ

الجواب

لاؤڈ اسپیکر کے متعلق میری ذاتی کوئی تحقیق نہیں البتہ علمائے اہل سنت کا یہی ارشاد ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیا جائے جو لوگ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے سے استدلال کرتے ہیں ان کی غلطی ہے کہ مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں اس وقت نجدی حکومت ہے جس وقت کے افعال ہرگز قابل استدلال نہیں نجدیوں نے حرمین طیبین میں طرح طرح کی خرافات اور مظالم کئے ہیں اور کر رہے ہیں جو کسی طرح جائز نہیں قبر قبر پر نجدی مسلط ہیں فاتحہ اور زیارت سے روکتے ہیں مسجد مسجد نجدی مسلط ہیں مسجدوں میں نماز سے روکتے ہیں تو کیا ان کے یہ افعال جائز ہیں اور ان سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ چونکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں مسجدوں سے روکا جاتا ہے لہٰذا جائز ہے قبروں کی زیارت

اور فاتحہ سے روکا جاتا ہے لینا جائز ہے ہرگز نہیں اسی طرح کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
میں لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھنے سے بھی اس کے جائز ہونے پر استدلال نہیں کیا
جا سکتا۔ احتیاط اسی میں ہے کہ نماز میں ہرگز لاؤڈ اسپیکر استعمال نہ کیا جائے۔

کتبہ

عبد العزیز عفی عنہ

الجواب صحیح [illegible]	الجواب صحیح
عبد المنان الاعظمی خادم	عبد الرؤف غفرلہ مدرس دار العلوم اشرفیہ
دار العلوم اشرفیہ	مبارکپور

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات از روئے شرع مطہر مدلل عنایت فرمائیں
غریب امت پر احسان ہوگا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے ملت اسلامیہ اہلسنت کثرھم اللہ تعالیٰ ونفعھم
الی یوم البعث اھ۔

(۱) کیا لاؤڈ اسپیکر یعنی آلہ مکبر الصوت سے مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی اور
اس سے مکبر کی ضرورت رفع ہوگی یا نہیں۔

(۲) اگر آلہ مکبر الصوت کے ذریعہ امام مقتدیوں کی امامت کرے تو اس سے سنت
صحابہ کی مخالفت لازم آتی ہے یا نہیں۔

(چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جماعت کثیرہ کے عام کے
انتقالات تکبیر اور تحریمہ وغیرہ پہونچانے کے لئے مکبر کا انتظام فرمائے تھے اور وہ مکبر
ذی روح اور امام کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ اور یہ آلہ نہ تو امام کا شریک نماز ہے اور
نہ ذی روح ہے۔

(۳) ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالک سبیلا

کا کیا مطلب ہے۔

(۴) فقہائے کرام کا قول من لم یعرف احوال اہل زمانہ فھو جاہل
کا یہی مطلب ہے کہ اہل زمانہ کی ضرورت اور آسانی کا خیال کرتے ہوئے صحابہ کی
سنت ترک کر دے اور اگر ترک نہیں کرے گا تو اس کا شمار جاہلوں میں ہوگا۔

سائل احقر عبد الغفور خادم انجمن اشاعت الحق بنارس ۲۲ ربیع النور [illegible]ھ

فتویٰ علی گڑھ حضرت مولانا مفتی ابو سلیم محمد حفیظ اللہ صاحب مدظلہ العالی برادر بزرگ جناب مولوی عبد القیوم صاحب المعروف بہ پروفیسر

باسمہ تعالیٰ

الجواب:۔

(۱) حنفی علماء کا اس میں اختلاف ہے میرے نزدیک آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر)
سے نماز نہیں ہوگی اور مکبر کی ضرورت باقی رہے گی۔

(۲) سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مخالفت کا سوال تو اس لئے نہیں ہوتا کہ اس
زمانہ میں یہ آلہ نہیں تھا البتہ اس حیثیت سے ضرور ان بزرگوں کی مخالفت لازم آتی ہے
کہ ان میں جو مکبر ہوتا تھا وہ شریک نماز بھی ہوتا تھا اور ذی روح بھی اس آلہ
میں یہ دونوں باتیں معدوم ہیں۔

(۳) آیت کا مطلب یہ ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کیا جاتا
ہے کہ آپ نہ نماز میں آواز زیادہ بلند کیجئے نہ زیادہ پست بلکہ درمیانی آواز سے
نماز پڑھا کیجئے۔

ملاء مولویان دیوبند

(۲) نہیں۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الفقیر ابو سلیم محمد حفیظ اللہ غفرلہ
علی گڈھ

فتویٰ مفتی سہسرام شاہ آباد (آرہ) صوبہ بہار

الجواب وھو الموفق للصواب

لاؤڈ اسپیکر کی کیا حیثیت ہے اور اس کے ذریعہ قرأت کرنے اور تکبیرات انتقالات میں اس کے ذریعہ امام کی اقتدا صحیح ہوگی یا نہیں اس سلسلہ میں حضرت مولانا ظفر الدین صاحب قادری رضوی مدرس مدرسہ جامعہ لطیفیہ بحر العلوم کٹیہار نے ایک مفصل فتویٰ اسی قسم کے سوال پر تحریر فرمایا ہے چونکہ مجھ کو بھی اس سے کلیۃً اتفاق ہے اس لئے بعینہٖ وہی فتویٰ ذیل میں نقل کرتا ہوں اسی کے مطابق عمل کیجئے۔

لاؤڈ اسپیکر ایک بالکل نئی چیز ہے جس کا صریح حکم کتب احادیث و فقہ میں نہ ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں لیکن خداوند عالم ہمارے فقہائے کرام کی قبور کو نورانی عطر کرے کہ مسائل کا بیان ایسے تفصیل سے فرمایا کہ بہت سے نئے مسائل کا حکم ان کی تحریر و طریقہ تعبیر سے معلوم کیا جا سکتا ہے ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی وضع آواز کو بڑھانے اور دور دور تک پہنچانے کیلئے ہوتی ہے یعنی آہستہ کی جو بات کہی جائے جو بولی جائے اس کو دور تک پہنچا دے اور شریعت کا مشہور اصل ہے الامور بمقاصدہا حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی امور کا اعتبار اس کے مقاصد کے اعتبار سے ہے۔ اور اعمال کا ثواب اس کی نیت پر ہے اور ہر کسی کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی جہاں سے ایک ہی کام ہے مگر اچھی نیت سے کرے گا اچھا ہوگا بری نیت سے کرے گا برا ہوگا تو جہاں شریعت کا مقصود اعلان اور اعلام ہو جیسے اذان و خطبہ

وعظ و نصیحت اس میں لاؤڈ اسپیکر لگانا ناجائز نہ ہوگا کہ یہ مقاصد شرعیہ کی تکمیل و تسہیل ہے اور اصل غرض کی تاکید و تائید ہے یعنی اذان کی آواز دور دور تک پہونچے اور دور کے رہنے والے اس اذان کو سنکر جماعت میں حاضر ہوں اور خطبہ و وعظ و نصیحت سے جس طرح نزدیک والے مستفید ہوں دور والے بھی جہاں تک خطیب و واعظ کی آواز نہیں پہونچ سکتی اس آلہ کی مدد سے پہونچ جائے اور دور دور والے بھی اس سے فائدہ اٹھائیں جیسے مقررین کی تقریر کو نشر کرنے کیلئے تمام ہندوستان میں بلا نکیر رائج ہے اور کسی عالم کو اس سے منع کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی لیکن نماز کی عبادت محض ہے ہر شخص کو خضوع و خشوع سے دربار الٰہی میں حاضر ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہونا چاہئے کوئی ایسی چیز درمیان میں حائل نہ ہونا چاہئے جو مانع خشوع و خضوع ہو اور لاؤڈ اسپیکر کی آواز اور اس کی گھڑگھڑاہٹ اور کبھی کبھی مہمل اور بے معنی الفاظ کا ظاہر ہونا خیالات بانٹنے والا خشوع و خضوع کا مانع ہوگا اس سے احتراز ہی چاہئے۔ اس سے بعض لوگوں کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ نماز میں قرأت فرض ہے تو اس آلہ کے ذریعہ سے قرأت قرآن مجید کی آواز جہاں نہیں پہونچ رہی وہاں تک اس آلہ کے ذریعہ پہونچ جائے گی تو اس مقصد کے حاصل کرنے کو اگر لاؤڈ اسپیکر نماز میں لگایا جائے تو جائز ہونا چاہئے تو انصاف کا تقاضا ہے کہ سری نمازوں میں نصف قلیل یعنی ظہر و عصر میں تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ رہی وہ نماز جس میں قرأت جہری یعنی مغرب، عشاء، فجر، جمعہ، عیدین وغیرہ تو فقہائے کرام نے اس کے متعلق فرمایا والجهر فيما يجهر والمخافتة فيما يخافت یعنی جہری نماز میں قرأت جہر سے کرنا اور دوسری نماز میں قرأت آہستہ کرنا یہ نہیں فرمایا کہ والاسماع قراءته للمصلين فيما يجهر یعنے جہری نماز میں سب مصلیوں کو قرأت سنانا۔ رہا جہر اور مخافتہ کی حد کیا ہے۔ جہر یہ ہے کہ غیر شخص سنے اور ادنیٰ مخافتہ یہ ہے کہ خود سنے اور جو قریب ہو درمختار صفحہ ۴۹۲ میں ہے

وادنی الجھر اسماع غیرہ وادنی المخافتۃ اسماع نفسہ ومن
بقربہ علامہ شامی نے رد المحتار صفحہ ۲۹۵ میں قہستانی اور مسعودیہ سے نقل
فرمایا ان جھر الامام اسماع الصف الاول جہر کرنے کے معنی یہی ہیں کہ صف
اول کے لوگ قرأت سن لیں تو جب شریعت نے امام کے اوپر فرض نہیں کیا کہ سب
مقتدیوں کو قرأت سنائے تو اس کے لئے خواہ مخواہ تکلف کرنا اور ایک آلہ کا
سہارا پکڑنا بے فائدہ بات ہے خصوصاً اس حالت میں جب کہ اکثر درمیان قرأت
میں یہ آلہ فیل کر جاتا ہے اور طرح طرح کی واہی تباہی آوازیں مسموع ہوتی ہیں جو
مقتدیوں کی پریشانی کا باعث ہوتی ہے علاوہ بریں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ
اس آلہ کے ذریعہ سے جو آواز مسموع ہوتی ہے وہ امام ہی کی آواز ہے یا امام کی آواز اس سے
ٹکرا کر ایک آواز نکلتی ہے جس کو عربی میں صدا کہتے ہیں تو صدا کا حکم دوسرا ہے اسی لئے
قرآن شریف پڑھتے وقت آیات سجدہ وغیرہ کے پڑھنے سے پڑھنے اور سننے والے دونوں
پر سجدہ واجب ہے لیکن اگر صدائے آیت سجدہ سنا تو سجدہ تلاوت واجب نہ ہوگا۔
درمختار صفحہ ۵۰۷ میں ہے۔ لا تجب بسماعہ من الصدی والطیر ومن
ھل قال حرفاً لا بالتعلیم اشباہ شامی اسی صفحہ میں ہے (قولہ من
الصدی) ھو ما یجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاری
ونحوھا کما فی الصحاح تو اس صورت میں امام کی قرأت نہیں بلکہ خارج ایک
قرأت سن رہا ہے اور اسکی اقتدا کرتا ہے اس صورت میں آلہ کو نماز میں لگانا اپنی نماز کو
مشتبہ کرنا ہے اس لئے احتراز ہی کرنا چاہئے اور اگر کہا جائے کہ یہ آلہ قرأت سنانے کو
نہیں لگاتے ہیں بلکہ تکبیرات انتقالیہ تکبیر تحریمہ رکوع و قومہ و سجود کے لئے لگاتے
ہیں تو یہ توجیہ بھی صحیح نہیں اس لئے کہ اس کا انتظام شریعت نے بذریعہ
مکبروں کے کر دیا ہے جہاں عظیم جماعت ہوتی ہو وہاں امام کے تکبیرات

کافی ہیں اور جہاں بڑی جماعت ہوتی ہے تو تیسری یا چوتھی صف میں مکبر متعین
کر دیئے جاتے ہیں جو امام کے تکبیرات کے ساتھ تکبیرات کہتے ہیں اور تمام مصلیوں
تک پہونچاتے ہیں اس سے مقصد درست ہو جاتا ہے اور سب لوگوں کو امام کے تکبیرات
انتقالات کا علم ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اس میں ایک سخت دقت یہی ہے کہ مکبر بھی
تکبیر تحریمہ کے لئے حسب تصریح فقہائے کرام یہ ضروری امر ہے کہ مکبر کی نیت
تکبیر افتتاح سے صرف اعلام نہ ہو بلکہ احرام مقصود ہو اگر صرف اعلام کے لئے تکبیر کہے
تکبیر کہی اور تکبیر تحریمہ کہنا مقصود نہ تھا تو اس کی نماز نہ ہوگی اور ان لوگوں کی
ہوگی جنہوں نے اس کی تکبیر پر تکبیر کہی اس لئے کہ اس نے ایسے شخص کی اقتدا کی
جو داخل نماز نہیں ہے۔ رد المحتار صفحہ ۳۱۵ میں ہے۔

ثم اعلم ان الامام اذا کبر الافتتاح فلابد لصحۃ صلوتہ من
قصدہ بالتکبیر الاحرام والا فلا صلوۃ لہ اذا قصد الاعلام
فقط فان جمع بین الامرین بان قصد الاحرام والاعلان
الاعلام فذلک ھو المطلوب شرعا وکذلک المبلغ اذا قصد
التبلیغ فقط خالیا عن القصد الاحرام فلا صلوۃ لہ ولا لمن
یصلی تبلیغہ فی ھذہ الحالۃ لانہ اقتدی بمن لم یدخل فی
الصلوۃ فان قصد بتکبیرۃ الاحرام مع التبلیغ للمصلین فذلک
ھو المقصود منہ شرعا کذا فی فتاوی الشیخ محمد ابن محمد الغزی

المقلب فیصا شرح وجہ ان تکبیر الافتتاح شرط او رکن فلابد فی
تحققھا من قصد الاحرام ای الدخول فی الصلوٰۃ اس عبارت سے
یہ بہت واضح طور پر معلوم ہوا کہ مبلغ جب پہلی تکبیر کہے تو اس کی نیت نماز شروع کرنے کے ساتھ
ساتھ دوسروں کے لئے اعلام کیلئے ہو اور اگر صرف اعلام ہی کی غرض سے مکبر نے تکبیر
کہی تو اس کی نماز نہ ہوگی اس لئے کہ اقتداء غیر مصلی کے ساتھ ہوئی اور یہ جائز نہیں اور ظاہر
ہے کہ جس شخص نے لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر تکبیر کہی اس نے بھی غیر مصلی کے ساتھ اقتدا کیا
اس لئے کہ لاؤڈ اسپیکر تو مصلی نہیں بلکہ وہ ایک آلہ بے جان ہے جو امام کی آواز سے
ٹکرا کر ایک آواز پیدا کرتا ہے اور بجلی کی قوت سے صاف طور پر لوگوں کو سناتا ہے
تو اقتدا کرنے والوں کی نماز درست نہ ہوگی اس لئے کہ انھوں نے امام کی اقتدا میں
تکبیر تحریمہ کہی نہ دیگر تکبیرات انتقالیہ بلکہ ایک غیر مصلی کی اقتدا کر کے قرأت اور
تکبیرات سنی اور کہی ایسی صورت میں لاؤڈ اسپیکر نماز میں ہرگز نہ لگانا چاہیے یہی
قرین عقل اور مقتضائے فقہ ہے اور مقتضائے عقل و ورع ہے کیوں اپنی نماز
کو بے وجہ خطرہ میں ڈالیں اور دوسروں کی نماز ضائع ہونے کا وبال اپنے سر لیں واللہ
اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم فقط واللہ العالم بالصواب کتبہ
محمد صدیق کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام ۱۰ ربیع الثانی ۸۰ھ یوم شنبہ

الجواب صحیح
محمد ضیاء الحسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ خیریہ نظامیہ

الجواب صحیح
محمد فضل الرحمٰن بھاگلپوری مدرس مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام

الجواب صحیح محمد وجاہت حسین
مدرسہ خیریہ نظامیہ سہسرام

مکبر الصوت کے متعلق چند اور فائدے کی خبر میں تحقیق کے بعد معلوم ہوا ہے کہ اس آلہ کے چار

اجزاء ہیں (۱) مکروفون جو جاذب آواز ہے (۲) بجلی (۳) ایمپلیفائر جو ناشر و مانع آواز
ہے (۴) ریڈیو جو مکروفون اور بجلی کے لئے واسطہ مفید ہے۔
مکروفون کے سامنے جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ ماہرین سے سنا جاتا ہے اس سے
جو آواز خارج ہوتی ہے وہ اصل صوت سے اس درجہ متغیر ہوتی ہے کہ بجائے خود تاثر اس کا
پہچاننا مشکل ہوتا ہے جس سے کہ ہم پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ کس طرح جاذب اور دافع کی
آواز بازگشت کو غلبہ حاصل ہے اور خارج شدہ آواز میں ایسا فاحش تغیر ہوتا اس
کے علاوہ اکثر سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ اصل صوت سے بمدارج بلند ہوتی ہے یہ
ازدیاد اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس آلہ کی سطح جاذبہ و دافعہ کی
آواز بازگشت یا ایک قسم کی جھنجھناہٹ سے مل کر حاصل ہوا ہے اس صورت میں
شمول غیر غلبہ کے ساتھ متصور ہوا اور حکم ہمیشہ غلبہ پر ہوا کرتا ہے۔ اس سے یہ احتمال
قوی ہو گیا کہ مکبر الصوت کی آواز قائل کی آواز نہیں جب یہ کیفیت ہے تو اس کا
نماز میں استعمال کرنا اور اس سے خارج شدہ آواز و تکبیرات کا اتباع کر کے ارکان
صلوٰۃ کو ادا کرنا کیسے جائز قرار دیا جائے گا ظاہر ہے کہ اقتداء غیر مصلی و غیر
مکلف کی صورت مفسد صلوٰۃ ہے۔

کافی الشامی۔ اعلم ان الامام اذا کبر للافتتاح فلا بد لصحۃ صلوٰۃ
من قصدہ بالتکبیر الاحرام والا فلا صلوٰۃ لہ اذا قصد الا
علام فقط فان جمع بین الامرین بان قصد الاحرام والاعلان
الاعلام فذالک ھو المطلوب منہ شرعا وکذالک المبلغ اذا
قصد التبلیغ فقط خالیا عن قصد الاحرام فلا صلوٰۃ لہ ولا لمن
یصلی بتبلیغہ فی ھذہ الحالۃ لانہ اقتدیٰ بمن لم یدخل فی الصلوٰۃ
فان قصد بتکبیرہ الاحرام مع التبلیغ للمصلین فذالک

هو المقصود منه شرعاً۔

الغرض بلکہ خود ماہرین سائنس کے نزدیک یہ امر طے شدہ نہیں ہے کہ اس سے
خارج شدہ آواز میں صحت ہے یا نقل و حکایت تو احتمالات کی بنا پر احوط یہی ہے
کہ نماز میں اس کے استعمال کو جائز نہ رکھا جائے جبکہ امام کی قرأت کا سننا ضروری
نہیں علی ہذا القیاس خطبہ میں بھی اسماع ضروری نہیں اگر اس کو ضروری قرار دیا جائے
تو یہ بھی واجب التسلیم ہوگا کہ خطبہ اس زبان میں ہو جس کو سامعین سمجھ سکیں ورنہ تو اس
کا سننا نہ سننا برابر ہے اور اس کو تسلیم کر لیا گیا تو جملہ احکام کا بھی یہی حکم ہوگا جس
مفاسد کے دروازے کھل جائیں گے یہ خیال کہ مکبر الصوت کی وجہ سے سماع خطبہ
اور جماعت کا نظم قائم رہے گا یقینی نہیں بسا اوقات آلہ بگڑ جاتا ہے اس صورت
میں شدید بد نظمی پیش آنا لازمی ہے جیسا کہ دیکھتا ہوں۔ غرضیکہ جب اس آلہ سے خارج
شدہ میں یہ احتمال ہے کہ اصل ہے یا نقل۔ پھر منافع میں یہ مفر کمال اس کو مستلزم
ہیں کہ عبادات مقصودہ میں اس کا دخل گوارہ نہ کیا جائے نماز میں تو وہ ہیئت اور
صورت بھی مطلوب ہے جو اس کے لئے شریعت میں منقول ہے لہٰذا اس میں تغیر
و تبدیل جائز نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

احقر عبد العزیز بہاری صدر جمعیۃ العلماء صوبہ بمبئی

فتوی کٹیہار مفتی

عبادات غیر مقصودہ میں آلات کے استعمال کی اجازت بوقت ضرورت دی گئی ہے
جیسے اذان و خطبہ لیکن عبادات مقصودہ میں اس کی اجازت سلف سے نہیں
معلوم ہوتی امام پر ہر مقتدی تک قرأت پہنچانا فرض ضروری نہیں اس لئے آلہ
مجبور کا استعمال ایک فعلی لہو و لعب سے خالی نہیں اور اس سے اظہار حتمی بھی ہوتا ہے

جو کہ مفسد صلوٰۃ ہے اس لئے احتراز ضروری ہے۔ صاحب درمختار ص۴۲۵ شامی
کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی آخر صلوٰۃ
قاعداً وهم قیام وابو بکر یبلغهم تکبیره قال وبه علم جواز رفع
المؤذنین اصواتهم فی جمعة وغیرها یعنی اصل الرفع اما
ما تعارفوه فی زماننا فلا یبعد انه مفسد اذ ملحق بالکلام
فتح شامی صفحہ ۴۶۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ التبلیغ عند عدم الحاجة الیه بان بلغهم
صوت الامام مکروه۔ یہ انسان کی تبلیغ پر ایک کراہت کا حکم لگاتے
ہیں لیکن آلہ مجبور صوت سے بالکل جائز نہیں واللہ اعلم۔

کاتب الحروف العبد الضعیف عبد الواحد عفی عنہ جونپوری معلم حال و
خاکروب مدرسہ دار العلوم لطیفی کٹیہار ۱۴ ربیع الآخر سنہ [illegible]ھ۔

فتوی حضرت مولانا عبد الحامد صاحب قبلہ قادری بدایونی صدر جمعیۃ العلماء
پاکستان

لاؤڈ اسپیکر کے بارے میں علماء کی مختلف رائیں ہیں جو لوگ اسے صدائے بازگشت سمجھتے ہیں
انکے نزدیک لاؤڈ اسپیکر سے نماز واجب الاعادہ ہے بعض وہ ہیں جو اسے صدائے بازگشت
نہیں سمجھتے لیکن وہ قرآن کریم کے اس ارشاد کے مطابق "ولا تجهر
بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا" نہ تو آواز کو بلند کرو اور نہ
زیادہ آہستہ بلکہ درمیانی راہ اختیار کرو۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قرأت کو ناجائز سمجھتے ہیں
قرآن مقدس جہری نمازوں میں درمیانی آواز سے تلاوت کا حکم دیتا ہے اور لاؤڈ اسپیکر
رفع صوت کرتا ہے پھر قرأت کے وقت توجہ کی یکسوئی ضروری ہے مگر لاؤڈ اسپیکر
کے بعد توجہ بٹکر اس کی طرف ہو جاتی ہے اس صورت میں علمائے محققین نے
یہی فیصلہ فرمایا کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ قرأت و تکبیرات ناجائز ہیں اور

چونکہ نصِ قرآنی اس بارے میں موجود ہے اس لئے کسی حالت میں نصِ قرآنی کے بعد جواز کا پہلو نہیں نکل سکتا۔ حضرات علمائے کرام کے سامنے جو اصول ہے وہ یہ ہے کہ ہر شئے کے بارے میں وہ پہلے دیکھیں گے کہ کتاب و سنت کا کیا فیصلہ ہے۔ اگر کوئی وجہ جواز نکل سکتی ہے تو وہ بغیر کسی اختلاف کے اباحت کی طرف جاتے ہیں اور اگر کتاب و سنت کے مخالف ہو تو اس صورت میں ناممکن ہے کہ علماء تائید کریں۔ خطبہ اذان کی نوعیت نماز کی نہیں اس لئے علماء نے فتویٰ دیا کہ خطبات و اذان لاؤڈ اسپیکر سے جائز ہے۔

فقیر عبدالحامد قادری بدایونی۔ صدر جمعیۃ العلماء پاکستان۔

فتویٰ مفتی اعظم دہلی

مولانا علامہ مفتی محمد مظہر اللہ صاحب قبلہ نقشبندی مجددی قادری چشتی امام شاہی مسجد فتحپوری دہلی

استفتاء

(۱) آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) پر خطبہ یا اذان پڑھنے کا شرعاً کیا حکم ہے

(۲) اس آلہ پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے نماز صحیح ہوگی یا فاسد یا مکروہ

(۳) اگر آلہ مکبر الصوت منبر کے سامنے ہو تو نماز کا کیا حکم ہے۔

سائل

میر حسن از کراچی رائل سن روڈ کوٹھی مسلم جماعت خانہ

الجواب وھو الموفق للصواب

(۱) اگر نظرِ غائر سے کام نہ لیا جائے تو ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ و اذان میں

اس آلہ کا استعمال مضائقہ نہیں رکھتا لیکن اگر بغور ملاحظہ کیا جائے تو اس کے جائز بلا کراہت ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اس لئے کہ شریعتِ مطہرہ نے ان افعال کو ایک خاص ہیئت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے جس میں کسی قسم کی تغیر کو جائز نہیں رکھا یہی وجہ ہے کہ جب فقہاء نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے قیام کی حالت میں خطبہ فرمایا ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنے کو مکروہ فرمایا ہے۔ اسی طرح جب دیکھا کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ کر قعود فرمایا ہے تو اس کے ترک کو ممنوع قرار دیا اور باوجودیکہ قیاس چاہتا تھا کہ اردو میں خطبہ یا اس کا کوئی حصہ غیر عربی میں پڑھا جائے لیکن جب دیکھا کہ عجم میں پہنچ کر بھی صحابہ نے اس قیاس پر عمل نہ کیا تو غیر عربی کو خطبہ میں خلاف سنت اور مکروہ قرار دیا بلکہ صاحبین کے نزدیک تو بلا عذر غیر عربی میں خطبہ جائز ہی نہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس زمانے میں اس مسئلہ میں اختلاف ہو رہا ہے کہ اذان خطبہ کا مقام کہاں ہونا چاہیے کہ حضور علیہ السلام کے عہد مبارک میں تو خارج مسجد دی جاتی تھی اسی طرح اور بہت سے مقام ہیں جس میں اس زمانہ پاک کے عمل پر نظر رکھتے ہوئے اس کے خلاف کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ انہیں میں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے جس میں کلام کیا جا رہا ہے کہ باوجودیکہ اذان میں رفع صوت مطلوب ہے۔ چنانچہ شامی میں ہے وینبغی للمؤذن ان یؤذن فی موضع یکون اسمع للجیران و یرفع صوتہ لیکن اس کے واسطے بھی ایک حد مقرر ہے کہ مؤذن اپنی قوت کے موافق اس میں آواز بلند کرے اس سے زیادہ تکلف کی اس کو اجازت نہیں۔ عالمگیری میں ہے ویکرہ للمؤذن ان یرفع صوتہ فوق الطاقۃ پس اس پر نظر رکھتے ہوئے فقہاء نے باوجودیکہ بگل جیسی ایسی چیزیں پائی جاتی تھیں جو آواز کو بلند کرنے والی تھیں لیکن ان کو اختیار نہ کیا اور انسانی قوت سے زیادہ جہر مفرط کے متعلق فرمایا کہ یہ کلام کے حکم میں ہے اور کلام اذان میں مکروہ ہے۔ چنانچہ مختار میں ہے الصیاح ملحق

بالکلام قطع اور اسی میں ہے ولا یتکلم فیہما ای فی الاذان والاقامۃ اصلا
ولو رد السلام اور یہی اسی میں ہے کہ یکرہ التکلم فیہا ای فی الخطبۃ الا
لامر بمعروف یونہی خطبہ کے درمیان سننے والے پر بھی کلام اور اس کے طرف التفات
بلکہ ہر وہ شے جو اس کے لئے خطبہ سننے میں حارج ہو مکروہ ہے بحر الرائق میں ہے،
قال فی البدائع یکرہ الکلام حال الخطبۃ وکذا قراءۃ القرآن
وکذا الصلوٰۃ وکذا ما یشغل بالہ عن سماع الخطبۃ انتہی ۔ امداد
طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے وفی شرح الدر احدی یکرہ
لمستمع الخطبۃ ما یکرہ فی الصلوٰۃ من اکل وشرب وعبث و
التفات ونحو ذالک وفی الخلاصۃ ما حرم فی الصلوٰۃ حرم
حال الخطبۃ انتہی اور بغایت درجہ ظاہر کہ جو نہیں سکتا کہ اس آلہ کی آواز
اور اس کے تغیرات کی طرف التفات نہ ہو تو اس صورت میں خطیب اور سامعین
دونوں ہی اس فعل مکروہ کے مرتکب ہوں گے فقیر کو بارہا ایسی مجالس میں شرکت
کا اتفاق پڑا جس میں مقرر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تقریر کر رہا تھا تو مجھے کبھی بھی
ایسا موقع میسر نہ آیا جب میں پوری تقریر صاف سن سکتا ہمیشہ اس کے تغیرات
ہی پریشان کرتے رہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ چونکہ مجھے مقرر کے قریب بیٹھنے کا
اتفاق ہوتا تھا تو اس کا تو مجھے یقین ہے کہ پاس والے تو ہرگز مقرر کی تقریر پوری
اس طرح نہیں سن سکتے کہ کسی وقت بھی اس آلہ کی طرف ان کی التفات نہ ہو
اور سکون قلب کے ساتھ پوری تقریر سن لیں ممکن ہے کہ دور والے اس طرح
سن سکتے ہوں بہرحال بعض حصہ سامعین کا وہی ہوتا ہے جن کے لئے اسکے تغیرات
کی طرف التفات سے چارہ نہیں اور یہ عبارت فقہ سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ غیر خطبہ کی
طرف سامعین یا خود خطیب کا اثنائے خطبہ میں التفات مکروہ ہے علاوہ ازیں یہ شے اور

بھی مفسدہ عظیمہ کی سبب ہوتی ہے جسکی وجہ سے نماز میں قرآن کریم کو جہر قوی کے ساتھ
پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے کہ مخالفین اسلام کو اسکے ساتھ استہزاء اور گستاخی کا موقع
ملتا ہے لہذا ایک مقدار جہر جب بفعل واجب یا سنت ادا ہو گیا تو اب اس سے زائد جہر بلا
ضرورت ہو گا جسکی اس مفسدہ کی وجہ سے اجازت نہیں دی جا سکتی قال تعالے
ناہیا لا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذالک سبیلا
وفی تفسیرات الاحمدیہ بیانہ ما قیل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یرفع صوتہ بقراءۃ فاذا سمع المشرکون لغوا وسبوا فامر بان
یخفض من صوتہ بھذہ الایۃ والمعنی لا تجہر بقراءۃ صلوتک
حتی یسمع المشرکون ولا تخافت بہا حتی لا یسمع خلفک وابتغ
بین ذالک ای بین الجہر والاخفاء سبیلا وسطا وفی انوار
التنزیل فان الاقتصاد فی جمیع الامور محبوب انتہی وھکذا فی عامۃ
التفاسیر اس آیہ کریمہ اور اس کی تفاسیر سے جس امر پر تنبیہ فرمائی ہے وہ کسی پر
پوشیدہ نہیں یہی حال مشرکین کا اذان کے باب میں تھا قال تعالیٰ واذا
نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوا ولعبا یعنی جب تم نماز کے لئے اذان
دیتے ہو تو یہ لوگ اس کو ٹھٹھا اور کھیل بناتے ہیں یہی حال خطبہ میں ہو سکتا ہے پھر
جب تو ہنسی اور ٹھٹھا ہی تھا لیکن اب تو مقابلہ کے لئے بھی کھڑے ہو جاتے
ہیں ہاں جب بس نہیں چلتا تو پھر گالیوں کے ساتھ پیش آتے ہیں تو ایسی حالت
میں اگر کلمات طیبات کے ساتھ بلا ضرورت اس قدر آواز بلند کریں تاکہ بازاروں
اور چوکوں تک میں پھیل جائے اور ہر کس و ناکس کے کان اسکی طرف لگ جائیں
یقیناً اس مفسدہ کیلئے مستلزم ہے پھر اس زمانے میں تو سوائے اتباع سنت کے
دوسرا فائدہ بھی بہت کم ہے کہ عموماً اوقات نماز کی گھنٹوں کے ساتھ تعین کر لی گئی

وقت تعین پر لوگ کرتے ہیں اسکے علاوہ اس آلہ کے وجہ سے وقت اذان کی ایک سنت اور مفقود ہوتی ہے کہ حی علی الصلاح حی علی الفلاح کے وقت موذن کو تحویل وجہ چاہئے اسوقت وہ بھی متعذر ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اب تحویل وجہ کی ضرورت ہی کیا ہے اس لئے کہ وہ مطلقاً اذان کی سنت ہے اگرچہ بچہ کی کان ہی میں کیوں نہ کہی جاتی ہو چنانچہ درمختار میں ہے ویلتفت فیہ یمنۃ ویسرۃ بالصلوٰۃ والفلاح ولو وحدہ او المولود لانہ سنۃ الاذان مطلقاً انتہی غرض ان وجوہ و دلائل مذکورہ سے ثابت ہے کہ اذان و خطبہ میں اس آلہ کا استعمال باعث کراہت ہے۔

(۲) وہ دلائل جو ہم نے اذان و خطبہ میں ذکر کئے کراہت نماز کے اثبات کے لئے بھی کافی ہیں خصوصاً آیۃ کریمہ لا تجهر بصلوتك الآیۃ بہذا ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں اختصار منظور ہے لیکن ان میں ایک ایسا امر قبیح اقبح اور بھی پایا جاتا ہے جس کے سامنے وہ مفاسد جو ذکر کئے گئے کوئی حقیقت نہیں رکھتے اور وہ وجہ ہے جو سرے سے نماز ہی باطل کرتا ہے اس لئے کہ نمازی کا ایسے کسی سے تعلیم و تعلم کا علاقہ جو اس کی نماز میں شرکت نہیں رکھتا مبطل نماز ہے اور یہ شے یہاں موجود ہے۔

اس سے پہلے اس دعویٰ کے لئے دلیل پیش کی جائے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ آواز کیا شے ہے اور وہ کیوں کر پیدا ہوتی ہے اور کہاں تک کام کرتی ہے تو یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ یہ کیا شے ہے رہا اس کے پیدا ہونے کا سبب سو اس کا سبب قرع یا قلع ہے ایک سخت دبانے والی شے سے سخت شے کے ساتھ ملنا قرع کہلاتا ہے اور اس سے سختی جدا ہونے کو قلع کہتے ہیں متکلم کے گلو و زبان کی حرکت جب ہوائے دہن پر قرع کرتی ہے تو فضا میں حرف پیدا ہو کر کلام کی صورت جلوہ گر ہوتی ہے پھر اس سے جدا ہو کر ہوائے مجاور کو قرع کرتی ہے یونہی جب تک قرع اول کی قوت باقی رہتی ہے ہوا کے اگلے حصوں میں قرع و قلع ہوتا ہوا چلا جاتا ہے جس سے ہوا کے اندر ایک تموج اور لہر پیدا ہو جاتی ہے

پھر اس میں ضعف آ جاتا ہے یہ لہر بھی ہلکی پڑ جاتی ہے یہاں تک کہ ایک حد پر جا کر ختم ہو جاتی ہے یہی وہ لہر ہے جس کے ہر حصے میں متکلم کی آواز اور اس کا کلام ساری ہوتا ہے کہ پہلے قرع سے جو لفظ پیدا ہوا تھا اسی کا سلسلہ یہاں تک پہونچا ہے پس اس لہر کے درمیان اگر کسی کا کان واقع ہوتا ہے تو وہ یہ کلام سن لیتا ہے اور جس کے کان تک یہ سلسلہ نہیں پہنچا وہ نہیں سن سکتا اور ضعف کی حالت میں پہونچتا ہے تو کچھ سنتا بھی ہے و کچھ نہیں سمجھتا شرح مطالع میں ہے والمشهور ان السبب الاكثري للصوت هو تموج الهواء بصدمة بعنف [illegible] وسكون بعنف سكون وهذا التموج سببه القرع وهو امساس بعنف او القلع وهو تفريق عنيف فان القرع والقلع كل منهما يموج الهواء الى ان ينقلب من المسافة اعني [illegible] انتهى ما فيه. صفحہ ۹۱ غرض اس سے معلوم ہوا کہ آواز و کلام کی پیدائش کا سبب یہ قرع یا قلع ہے جہاں تک بھی اس کی قوت کام کرتی ہے سننے والے کو مستفیض کرتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی [illegible] پتھر دور سے لے تو اس پتھر کا قرع جس وقت [illegible] دریا پر واقع ہوگا اسی قدر دور تک کی لہریں جائیں گی جب [illegible] تو اب غور نہیں کہ امام کے گلو و زبان کا قرع ایسا قوی تو نہ تھا جو ہوائی لہروں کو میلوں تک پہونچا تا اور یہ حالہ یہی کہا جائیگا کہ اس لہر میں تو قرعات کا سلسلہ جاری تھا اس میں کوئی قرع اس آلہ میں واقع ہوا ہے اور اس نے اس قرع کو پھر قوت سے ایسا قوی کر دیا ہے جس سے اگلے قرعات و قلعات کا سلسلہ دراز ہو گیا یا یوں کہئے کہ یہ نوائے متکلم بالکلام اس آلہ میں پہونچی اور اس نے اس پر قرع کر کے اگلی ہوا میں ایک نیا تموج قائم کر دیا بہر حال اگلی ہوا کے تموج کا سبب قریب یہ آلہ ٹھہرے گا اور اس کی نسبت اسی آلہ کی طرف کی جائے گی اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز

آرہی ہے اسکی مثال یوں خیال کیجیے کہ ایک شخص گیند پھینکتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس
وقت یہ گیند دس پندرہ قدم پر جا کر رک جائے گی لیکن ابھی اسکی رفتار ختم ہونے
نہیں پائی تھی کہ ایک قوی پہلوان اس پر اور ٹھوکر لگا دیتا ہے تو اب وہ گیند بجائے
دس پندرہ قدم کے دس بیس سو قدم پہنچے گی تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس قدر دور
اس بچے نے گیند پھینکی ہے ہرگز نہیں اب وہ اس پہلوان کی طرف نسبت کی جائے
گی یہی حال گنبد وغیرہ کی گونج کا ہے متکلم سے جو قرع و قلع کا سلسلہ چلا تھا اس میں
گنبد کے تصادم سے اس کا تصرف بھی ہو گیا اور اس کے ٹکرانے سے یہ سلسلہ واپس آیا تو
اب واپسی کے بعد جو کلام مسموع ہوگا وہ اگرچہ متکلم کا ہی ہوگا لیکن چونکہ اس میں غیر کا
تصرف ہو گیا ہے اس لئے اب اس کا وہ حکم نہ ہے کا جو بلا شرکت غیرے میں تھا چنانچہ
تالی آیۂ سجدہ تلاوت کرتا ہے اور اس کو جو مکلف سنتا ہے اس پر سجدہ تلاوت واجب
ہوتا ہے لیکن اسی کو اگر اس گونج سے سنا ہے تو سننے والے پر سجدہ واجب نہیں ہوتا کہ
اب اس کو ایک غیر مکلف کے ساتھ نسبت ہو گئی چنانچہ تنویر میں ہے لا تجب بسماعہ
من الصدی انتہی اور اگر غور کیجیے تو یہ تشبیہ ما نحن فیہ میں بھی پایا جاتا ہے کہ
یقیناً اس میں ایک قسم کی گونج پائی جاتی ہے اور آلہ میں کلام کی وہ شان باقی نہیں
رہتی جو بلا آلے کے کلام اصلی ہوتی ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جس طرح گنبد کی ٹھیس
اس آواز کی حیثیت کو بدل دیتی ہے یہ بھی اسی طرح بدلتا ہے فرق صرف اتنا ہی معلوم
ہوتا ہے کہ گنبد آواز کو واپس کرتا ہے اور یہ آگے بڑھاتا ہے تو یہ شخص اس کو متکلم کا
عین قرار نہیں دے سکتی بلکہ اس میں ایک مزید فرق یہ ہے کہ لہریں ایک جدید قوت
عظیم پیدا کر دیتا ہے جس میں یہ اس سے متغیر ہو جاتی ہے جو حکم گنبد کی آواز کے لئے ہوگا
اس کے لئے بالاولیٰ ہوگا یہاں ایک شبہ واقع ہو سکتا ہے کہ جب صدی کلام کا باعث
متکلم ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسکی طرف اس کلام کی نسبت نہ کی جائے ...

تقریر کیا یہ منشا نہیں نسبت تو اس کلام کی اسی کی طرف کی جائے گی اور کلام اسی کا حکم
کا کیا جائے گا لیکن ہم تک جب اس کلام کو پہنچانے کا واسطہ بنا ہے اس کو بھی بالعدم
نہیں کیا جا سکتا ہے کہ جہاں تو اس آلہ ہی نے اس کلام سے منتفع کیا ہے تو یہ کیسے
نظر انداز کیا جا سکتا ہے اگر کیا جائے گا تو ایسے نظائر بہت مل جائیں گے جن وساطت سے
احکام بدلنے لگتے ہیں مثلاً اسی کلام کو ایک دوسری جہت سے ملاحظہ کیجیے کہ اس طرح کی بات
ہر جب ہی یہ مسموع ہو سکے ہے اس کو فوٹو گراف کی پلیٹوں میں محفوظ کر لیا جاتا ہے پھر اسی
قدر مدت کے بعد کہ اس کا متکلم انتقال بھی کر جاتا ہے فوٹو گراف کے ذریعہ پھر اس پر
جدید قرع واقع کیا جاتا ہے تو پھر وہی کلام سننے میں آنے لگتا ہے تو کیا اب بھی آپ
فوٹو گراف کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ مرنے والے کا کلام سنا ہے ہرگز نہیں
کہ کلام تو متکلم ہی کا ہے لیکن اس کا پہونچانے والا فوٹو گراف ہے پھر یہاں کیوں
تامل ہے اور لاؤڈ اسپیکر کو کیوں کالعدم کئے دیتے ہیں کہ حالت تو دونوں کی
یکساں ہے دونوں ہی نے اس لہر سے یہ کلام حاصل کیا ہے جو متکلم کی قرع نے پیدا
کی تھی اور دونوں ہی متکلم اور مستمع کے درمیان واسطہ بنے ہیں۔ الحاصل اس
بیان سے ثابت ہوا کہ یقیناً اس قدر مسافت بعید ہے کہ امام کی آواز اس کی
تکبیرات وغیرہ پہنچانے کے لئے واسطہ ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ یہ آلہ امام اور مقتدیوں
کا غیر اور امام کا غیر مقتدی کے قول پر یا مقتدی کا غیر امام کے قول پر عمل کرنا
مفسد صلوٰۃ ہے پس آلہ کی آواز پر جو لوگ ارکان نماز ادا کریں گے اور ان کی نماز
نہ ہوگی چنانچہ رد المحتار میں ہے کہ او لکن الاخذ ای الاخذ المصلی غیر الامام بفتح
من فتح علیہ مفسد ایضاً کما فی البحر عن الخلاصہ اہ ای اخذ الامام بفتح
من لیس فی صلاتہ کما فیہ عن ... فیہ انتہی ہو سکتا ہے کہ کسی سائل کے دل میں
اور ہر فن کی تحقیق نئی تحقیق کا خالف ہو تو یاد رکھئے اس باب میں کا ذر پانا ق

کے قول کا تو اصلاً اعتبار ہی نہیں ہاں محقق کے مقابلے میں گنجائش ہے کہ غیر کی
تحقیق کا اعتبار نہ کیا جائے تو اول تو ایسا محقق انشاء اللہ تعالیٰ میسر ہی نہیں آسکتا
اور بالفرض نہایت درجے کی تلاش سے میسر بھی آجائے تب بھی حرمت و حلت کے دلائل
کے تعارض کے وقت حرمت ہی کو ترجیح ہوتی ہے لہٰذا میرا یہ قول حق بالقبول ہوگا اور یہ
بھی نہیں تو کم از کم ان دلائل سے شبہ تو ضرور ہی واقع ہوتا ہے اور شبہ بھی مقتضی ہے اسکے
ترک کو نہ ان الظن فی شبہات - ملتحق بالیقین عالم حقیقی جل و علیٰ کا ارشاد ولا
تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ
مسئولا یعنی جس بات کی تجھ کو تحقیق نہ ہو تو اس پر عمل مت کر کہ ہر شخص سے اس کے
کان آنکھ اور دل سے پوچھ ہوگی بادی النظر میں اس جیسے آلات بڑے جلسے اور بعید مقام
ہوتے ہیں سو خیال کیا جاتا ہے کہ یقیناً ان آلات کی ہمارے لئے سخت ضرورت تھی کہ
بلکہ ہم اس سے محروم تھے کہ اپنے امام کی بلاواسطہ تکبیرات سنتے اور اسکی قرأت ہماری
کانوں تک پہونچتی نصاریٰ کا شکریہ ہے کہ انہوں نے ہماری اس دینی ضرورت کو پورا
کر دیا لیکن نہ سمجھے کہ نصاریٰ نے اس پردہ میں ہم سے آیۂ کریمہ الیوم اکملت لکم
دینکم کی تکذیب کرا دی - اعاذنا اللہ تعالیٰ نہ اس کا شعور ہوا کہ اب امام کی
آواز میں شیطانی آواز کا دخل ہو گیا انہیں جیسی آوازوں کے ذریعہ سے تو بہکانے
پر آمادہ ہو کر شیطان آیا تھا جس پر ارشاد ہوا تھا واستفزز من استطعت منہم
بصوتک الآیہ یعنی جب جب تیرا قابو چلے تو اپنی چیخ پکار سے اس کو قدم اکھاڑ
دے اور اپنے سوار اور پیادے ان پر چڑھا لا اور ان کے مال و اولاد میں شرکت
[illegible] کہ پیارا دین تمہارے دین کو قبول کرنے والے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ اس
کا وعدہ محض مکر و فریب ہے انتہیٰ - نہ اس پر غور کیا کہ اس پردہ میں قرآن کریم
کی اہانت کرائی جا رہی ہے اور اس کا تماشا بنایا جا رہا ہے قرآن کریم نے

فرمایا افمن ھذا الحدیث تعجبون وتضحکون کیا تم اس کلام پاک کو اچنبھا بتاتے
ہو اور ہنسی کرتے ہو عالمگیری میں ہے ومن حرمۃ القرآن ان لا یقرأ فی
السوق انتہیٰ غیر کو عبادت کے لئے اس آلہ کی ممانعت کر رہا ہے بعض محققین تو
عام حالات میں اس کے استعمال کو ناجائز جانتے ہیں چنانچہ دس بارہ سال ہوئے
بڑے محقق عالم نے فقیر کے پاس عام مجالس میں اس آلہ کے استعمال کے متعلق
سوال ارسال کیا تھا جس کا جواب دیا گیا تھا کہ مکروہ تنزیہی ہے بس [illegible] بدعت
اس کا استعمال جائز ہے لیکن جب ان سے ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ میرے نزدیک
تو مطلقاً اس کا استعمال ناجائز و حرام ہے جس کو میں نے اپنے فتویٰ [illegible]
تو یہ سے ثابت کیا ہے میں اس کی نقل آپ کو بھیجوں گا لیکن پھر ان کا وصال ہو گیا
تو میں نے ان کے صاحبزادے سے [illegible] کہ وہ بھی بڑے عالم اور مفتی [illegible]
فتویٰ کو طلب کیا لیکن ان سے دستیاب نہ ہو سکا تھا علاوہ مرحوم [illegible]
آلات لہویہ سے شمار فرمایا فقیر کے خیال میں اگرچہ یہ بات [illegible]
اس میں شک نہیں کہ یہ آلات جہاں ضروریات زندگی کے لئے مفید [illegible]
کو معصیت میں رواج کرنے کے لئے بھی قوی ذریعہ ہیں ان کی بدولت [illegible]
غرض تو حق تعالیٰ ہی جانے لیکن ان کی چھپی دشمنی کا [illegible]
کے طریقے سے تنزل کر دیں چنانچہ وہ برابر اسی امر [illegible]
کام وہ سو سال میں لگا تار کوشش کے باوجود بھی نہ [illegible]
ذریعہ چند ہی سالوں میں اس پر کامیاب ہو گئے اگر آپ خود غور کریں [illegible]
کا کام جیسا ان آلات کے ذریعہ نکلا ہے وہ دوسرے ذرائع سے [illegible]
بعض مصنوعات ان سے اندھی ایسے [illegible]
[illegible] کے مقام میں ایک ایسی تحریر میں [illegible]

نقرے پڑھا نہیں جاتا تھا یوں تم سے محرمات شرعیہ کی توہین کرائی جاتی ہے مجھے
حیرت ہے کہ بعض الناس کی وہ دلیل کیا ہوئی کہ جو خیر القرون میں نہ ہو بدعت ہے
یہاں تو کوئی وجہ ہی نہیں نکلتی جو اس کو بدعات سے خارج کردے کہ صراحتہ
طریقہ سنت کی مغیر ہے پس جمہور اہل سنت کے نزدیک بھی اسکے بدعت ہونے میں
شک نہیں۔ (۳) اس آلہ کے ذریعہ مکبر کی تکبیر پر جو شخص ارکان نماز ادا کرے گا
اسکی نماز نہ ہوگی لما تقدم من الدلائل نیز درمختار میں ہے وبه علم جواز
رفع المؤذنين اصواتهم فی جمعة وغيرها ای اصل الرفع اما ما تعارفوه
فی زماننا فلا يبعد انه مفسد اذ الصياح ملحق بالكلام فتح وقال
الشامی لما مر من تعقبه اھ یعنی تکبیر تحریمہ کہتے وقت اگر مکبر صرف تبلیغ کی
نیت کرے گا اور اپنی تکبیر کی نیت نہ کرے گا تب تو خود اس کی نماز بھی نہ ہوگی
جس میں کسی کا اختلاف ہی نہیں یہی حکم امام کا ہے کہ اگر وہ تکبیر تحریمہ یا قرأت میں
محض تبلیغ کی نیت کرے گا تو نہ اس کی نماز ہوگی نہ اس کے مقتدی کی اور جب
ثابت ہو چکا کہ یہ آلہ باعتبار آواز کے خود مستقل حیثیت رکھتا ہے تو اب اس
کا بھی احتمال ہے کہ اذان وخطبہ کا اعتبار ہی نہ ہو تو اس صورت میں تو ان دونوں کا
اعادہ ضروری ہوگا ورنہ دوسری نمازوں کی اگرچہ ایک سنت مکروہ ہو جائے گی
لیکن نماز جمعہ تو سرے سے ادا ہی نہ ہوگی کہ خطبہ اس کے شرائط سے ہے لان اذان
الصبی الذی لا یعقل غیر صحیح کالمجنون والمعتوہ کما فی الشامی
وکذا صححوا اذان غیر الانسان واما الخطب فیشترط فیه ان تاهل
الجماعة فی الجمعة کما فی العالمگیری وهذه الآلة لیست باهلها فیرا
مجیب کی عبارت نظر ہے اس لئے ان اجوبہ میں کراہت وبطلان کے
وجوہ جو ذکر کئے گئے ہیں زیادہ کچھ پوشیدگی نہ تھی اور ایک منصف کے اطمینان

کے لئے کافی تھے ورنہ اگر نظر بلیغ سے کام لیا جائے گا تو اسی قسم کے متعدد
وجوہ اور بھی پائیں گے الحاصل اس آلہ کا استعمال نہ اذان وخطبہ میں جائز
ہے نہ نماز کے اندر تکبیرات وقرأت میں فقط واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مظہر اللہ غفرلہ شاہی امام جامع مسجد فتحپوری دہلی

الجواب صحیح وصواب المجیب مصیب ومثاب

مجیب علام امام ہمام اہل سنت ابی واستاذی دامت برکاتہم العالیہ نے جو
عبادات میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی کراہت وحرمت کی تحقیق انیق فرمائی
ہے وہ اس عاجز کو خاتم التحقیقات نظر آتی ہے غالباً اسی بنا پر دیگر وجوہ حرمت
وکراہت کو نظر انداز فرمادیا گیا ہے اس سلسلہ میں جو وجوہ کراہت احقر کے علم میں
ہیں ان کا اس مدلل ومکمل تحقیق کے سامنے پیش کرنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف
ہے لیکن آجکل عوام تو درکنار بعض علماء تک یہ کہتے ہیں کہ عبادات مذکورہ کے
اندر اس آلہ کے استعمال میں شرعاً کوئی قباحت نہیں اس لئے دیگر شرعی قباحتوں
کا اظہار کر دینا بھی ایک اعتبار سے فرض ہی ہے سو واضح ہو کہ خطیب کا سامعین
کے مواجہہ میں ہونا مسنون ہے اور یہ آلہ خطیب کے مواجہت میں بلا ضرورت حائل
ہو کر سنت مواجہت کا مزاحم ہوتا ہے اسی طرح سامعین کا خطیب کے مواجہ
ہونا مسنون ہے یہاں تک جو لوگ خطیب سے دائیں بائیں جانب ہیں ان کا
بھی خطیب کے جانب رخ کرنا سنت ہے اس آلہ کے استعمال کی صورت
میں سنت بھی مفقود ہوتی ہے کہ اب خطیب کی جگہ یہ آلہ اس کا قائم مقام ہو گیا
ہے۔ اگرچہ سامعین کی طرف سے روگرداں ہے مگر خطیب کے فرائض تو
وہی انجام دے رہا ہے اور نہ صرف آلہ بلکہ اس کے ارکان بھی جو سامعین کے آگے

پیچھے دائیں بائیں ہر طرف لگے ہوئے ہیں تو سوال یہ ہے کہ سامعین اب خطیب کے
طرف متوجہ کریں یا آلہ اور ہارن کی طرف کریں تو کونسی ہارن کی طرف نیز خطیب کا
کھڑا ہونا بھی سنت کے درجہ میں ضروری ہے اس آلہ کے ہوتے ہوئے یہ ضرورت
بھی ایک حد تک باقی نہیں رہتی ہے نیز خطیب کا منبر پر ہونا بھی مسنون ہے جس میں
ایک حکمت یہ بھی ہے کہ خطیب کے مشروع اور غیر مشروع حالات کا دور تک معائنہ
اور مشاہدہ ہو سکے اور اس کے جذبات حالیہ قوم پیاشما غماز ہو سکیں یہ آلہ اس
سنت کے بھی بعض مقاصد میں مزاحم ہے نیز خطبہ ثانیہ میں خطیب کا پست آواز
کرنا بھی سنت ہے لیکن یہ آلہ اس کی پست آواز کو بھی اس کی بلند آواز سے بھی زیادہ
بلند کرنے والا ہے اس صورت میں خطیب اگر خطبہ اولیٰ کی بہ نسبت پست آواز نکالے مگر
سامعین تو بلند آواز سننے کی مشقت میں مبتلا رہیں گے اور باوجودیکہ خطیب بلند آواز
بولنے کی مشقت سے چھوٹ گیا ہے مگر بلند آواز سننے کی مشقت سے اسکو رہائی نہیں
ہوئی غرض اس آلہ کے ہوتے ہوئے خطبہ ثانیہ میں پستی آواز کی سنت متروک ہو جائیگی
اسی طرح اس آلہ کا استعمال امام کیلئے نہایت درجہ بدعت مذمومہ ہے اور نماز کو
مکروہ تحریمی بلکہ فاسد و باطل کرنے والا ہے کیونکہ اندرونے قواعد تجوید اس آلہ کے استعمال
سے بولنے سننے کی آواز کی خوبی کا مفقود ہونا لازمی امر ہے لیکن کبھی تغیر کم ہوتا ہے کبھی زیادہ
اور کبھی تغیر قبیح اور اقبح پیدا ہو جاتا ہے ان تغیرات اربعہ میں سے ایک نہ ایک تغیر ہر
لاؤڈ اسپیکر میں ضرور پایا جاتا ہے مگر یہ آلہ نہایت جدید و اعلیٰ ہو کہ اس کے سبب
صحت تلفظ میں اصلاً فرق نہ آئے صرف حروف میں معمولی سا تغیر ہوتا ہو تو اس
صورت میں نماز مکروہ ہو جائیگی چنانچہ فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ امام
اپنے منہ میں کوئی چیز رکھے ہوئے قرات کرے تو اس سبب سے قرات میں کم تغیر پیدا
ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی اور تغیرات فاحش پیدا ہو کہ وہ شئے صحت تلفظ سے مانع ہے

تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ اس صورت میں اس کے پیچھے نمازی کے اقتدا کی شکل بھی داخل ہے
اور تغیر قبیح یہ کہ صحت تلفظ بگڑنے کیساتھ آواز بھی نہایت کریہہ ہو جائے اور تغیر اقبح یہ کہ
اس میں سے گھنگی سی آواز نکلنے لگے جب اس کی آواز امام کی آواز قرار دی جائے تو ظاہر
ہے کہ امام کی ایسی بھونڈی قرات مفسد نماز ہے بغیر ہارن اس آلہ کا استعمال کی
تین ہی صورتیں ہو سکتی ہیں یا امام کے گلے میں حائل ہو یا سامنے یا دائیں بائیں رکھا
جائے ہر سہ صورت میں نماز مکروہ اور خلاف سنت ہوگی۔ چنانچہ فقہائے کرام تصریح
فرماتے ہیں تلوار وغیرہ کوئی ایسی شے حائل کئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جو نمازی کو
اپنی جانب مشغول کرے اور اگر یہ آلہ امام کے دائیں بائیں رکھا جائے تو یقیناً اتنی طاقت
والا ہوگا جو امام کے خفی آواز کو بھی منتشر کردے گا لہٰذا جواز کا سر استون ہوں یا دیوار کے
سبب جہراً ادا ہوں گے اور یہ مکروہ و خلاف سنت ہے نیز کبھی اس کی آواز رک رک
کر نکلتی ہے جب اس کی آواز امام کی آواز قرار دی جائے تو اس صورت میں دوسرے
مقتدیوں کے حق میں امام کو ہکلا قرار دیا جائے گا اور ہکلے کے پیچھے غیر ہکلے کی اقتدا
درست نہیں کبھی اس میں سے بے معنی صوت نکلنے لگتی ہے تو اس لحاظ سے امام کو
معتوہ قرار دیا جائے گا جس کی امامت غیر معتوہ کے لئے جائز نہیں کبھی اس میں قنع
یعنی قاو قاو قاو قاو وغیرہ جیسے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں غیر معذور کے لئے ان
نقائص کے ساتھ قرات سخت حرام اور مفسد نماز ہے نیز بازار وغیرہ میں قرآن شریف
پڑھنا جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں گناہ ہے اور امام کے لئے اس
آلہ کا استعمال کرنا اکثر اس قباحت کو مستلزم ہوگا نیز یہ آلہ نمازیوں کے انتشار
کا سبب بھی ہو سکتا ہے جبکہ دوران نماز میں خراب ہو جائے اور درست کرنے والا
اس کے درست کرنے پر قادر نہ ہو یہ تقریر اس صورت میں ہے جبکہ اس
آلہ کی آواز امام کی آواز قرار دی جائے اور اس کی آواز گنبد کی آواز کے مانند غیر امام

کی قرار دی جائے تو اس کی آواز پر اقتدا کرنے والوں کی نماز ہی سے باطل ہو گی جیسا
کہ بعض علماء نے محقق و مبرہن فرمایا جب بولنے والے کی آواز اس آلہ سے ٹکرا کر او گنبد
کی آواز سے زیادہ متغیر ہو کر چاروں طرف پھیلتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو گنبد
کی آواز کے مانند غیر امام کی آواز قرار دیا جائے اگر یہاں یہ شبہ پیدا کیا جائے کہ
گنبد کی صدا بولنے والے کی آواز سے صاف طور پر الگ مسموع ہوتی ہے اور لاؤڈ اسپیکر
کی آواز بولنے والے کی آواز کے ساتھ ایسی مدغم ہو گئی ہے کہ الگ مسموع نہیں ہوتی
تو اس کا جواب یہ ہے الگ مسموع نہ ہونے کا سبب مدغم ہونا نہیں بلکہ آواز ٹکرانے
کی جگہ کا نزدیک ہونا ہے چنانچہ اگر بولنے والا یہ آلہ اپنے منہ سے کچھ فاصلہ پر رکھے تو
قریب کے سامعین پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس آلے کی آواز بولنے والے
کی آواز سے بالکل جدا ہے کیونکہ وہ دو آوازیں بالکل صاف سنتے ہیں ایک بولنے
والے کی اصل آواز دوسرے آلہ سے متغیر شدہ آواز اور اگر اس پہلو پر نظر ڈالی
جائے کہ اس آلہ کے استعمال کے وقت اس کا ایک نگراں ضرور مقرر ہوتا ہے
جو اس آواز بند کرنے پر اور جاری کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے حتی کہ یہ قدرت
بولنے والے کو حاصل نہیں تو اس لحاظ سے بھی اس آلہ کی آواز جن کی غیر امام ہی
قرار دی جائے گی خصوصاً یہ آلہ تکبیر تحریمہ کے بعد اس کی آواز کھول جائے، یا اس کا
نگراں دوران نماز میں اس کی آواز بند کر کے کھول دے کہ ان تینوں صورتوں میں
اس آلہ کی آواز ہوگا بالکل ظاہر ہے کہ غیر کی فعل و اختیار سے جاری ہوتی اور یہ تو
بر سبیل تنزل کہا گیا ورنہ حق احق بالاتباع وہی ہے جو اعلیٰ حضرت حامی سنت ماحی
بدعت امام اہل سنت دامت برکاتہم نے محقق و مبرہن فرمایا فشکر اللہ سعیہم
فجزاہم اللہ عنا خیر الجزاء اور آلہ میں اذان کی کراہت کی وجہ سبب تحریر
فرمائے ان کے علاوہ عدم جواز کو ایک یہ بھی ہے کہ اس آلہ میں بولنے والے کو اکثر

اس کی خوبیوں کا احساس نہیں ہوتا لہذا موذن وغیرہ کے لئے اپنی آواز و غیرہ عبادات
کو خرابیوں کے خطرہ میں ڈالنا کیسے جائز ہو سکتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر شرف احمد غفرلہ امام مسجد شیخان باڑہ دہلی۔

حضور پر نور مصنف بہار شریعت حضرت صدر الشریعت مولانا الحاج مولوی مفتی
ابو العلا محمد امجد علی صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا علم و فضل مسلم ہے آپ کی فقاہت
سب پر روشن ہے نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانے کے متعلق حضرت صدر الشریعت
رحمۃ اللہ علیہ کا واجب العمل فتویٰ۔

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ عیدگاہ و نماز یا خطبہ عید کے لئے
محراب میں یا ممبر پر میکروفون (آلہ مکبر الصوت) لاؤڈ اسپیکر لگانا جائز ہے یا
نہیں، و لگانے والا شرعی مجرم ہے یا مستحق ثواب۔ امام کا آلہ مذکور پر نماز پڑھنا
یا ممبر پر اپنے سامنے لگا کر خطبہ پڑھنا جائز ہے تو ایسا کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے
بینوا توجروا

جواب

خطبہ کی حالت میں آلہ مکبر الصوت (لاؤڈ اسپیکر) لگانے میں کوئی حرج نہیں
مگر نماز کی حالت میں امام کا اس آلہ کو استعمال کرنا درست نہیں اس آلہ کے ذریعہ
سے جن لوگوں نے تکبیرات کی آواز سن کر رکوع و سجود کیا ان کی نمازیں نہیں ہوئیں،
واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاویٰ امجدیہ جلد دوم صفحہ ۹۹۶ و صفحہ ۹۹۷

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز درست نہیں

حضرت مفتی اعظم ہند کا فتویٰ مع تصدیقات علمائے ملت اسلامیہ

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانا
جائز یا ممنوع و مکروہ ہے۔ سائل سید زاہد علی رضا متعلم دار العلوم مظہر اسلام لائلپور (پاکستان)

الجواب۔ وقت نماز لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہرگز ہرگز نہ ہو اگرچہ وہ ایسا ہو کہ خود آواز
لے لیتا ہو اس میں آواز نہ ڈھلی جاتی ہو اگرچہ تحقیق سے یہی ثابت ہو کہ اس سے جو
آواز مسموع ہوتی ہے وہ متکلم ہی کی آواز ہے ایک مذہب اس میں یہ بھی ہے کہ
وہ آواز غیر حاس کو ترجیح رکھا جائے اعتبار متکلم کی اس آواز کا ہے جو اس کے
دہن سے نکلی ہو اور فضا کی ہوا متحرک کرتی ہو بے کسی اور قوت کے کان تک پہنچی
وہ آواز جو کسی قاسر سے ٹکرا کر سکون پا گئی اور اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے دوبارہ متحرک
ہو کر پلٹی اس کا نہیں جیسے گنبد سے ٹکرا کر جو آواز پلٹتی ہے یا کنوئیں کی پلٹی ہوئی آواز
یا صحرا کی صدائے بازگشت نامعتبر ہے۔ آیت سجدہ پلٹی ہوئی آواز سے جسے
مسموع ہو اس پر سجدہ اس لئے واجب نہیں ہوتا کہ اب جو پلٹی ہوئی آواز ہے
یہ اگرچہ وہی ہے جو قاری سے نکلی ہوئی ہے مگر قاسر سے ٹکرانے کی وجہ سے اس حیثیت
کی نہ رہی اب اس قاسر کی ٹکر کی قوت سے کان تک پہنچی ہے (لاؤڈ اسپیکر میں)
یہ نہیں کہ بجلی کی قوت سے فضا کی ہوا سے قاسر جہاں تک رفع ہو گئی ہے بے کسی
اور قاسر سے ٹکرائے ہوئے ہے اس قاسر کی قوت مدفوع کے شامل ہوئے محض بجلی
کے اس عمل سے کان تک پہنچی ہے ھذا ما عندی والعلم بالحق عند الباری
وتعالیٰ اعلم اعلیٰحضرت قدس سرہ کی کوئی عبارت ایسی نہیں ہے جس سے
یہ سمجھا جائے کہ اعلیٰحضرت قدس سرہ کے نزدیک محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر
انتقالات کرنے والوں کی نماز درست ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفےٰ رضا خاں

(۱) ھذا الحکم العالم المطاع وما علینا الا الاتباع فقیر ابو المحامد سید محمد اشرفی
جیلانی (محدث اعظم ہند)

(۲) الجواب صواب عبد العزیز عفی عنہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارکپور۔

(۳) ھذا ما ظہر لی الآن لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔
الفقیر حبیب الرحمن القادری (عابد ملت مسائل اشرفیا تبلیغ سیرت)

(۴) الجواب صحیح غلام محمد خاں جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور نزیل بریلی شریف۔

(۵) الجواب صحیح واللہ ورسولہ عالم جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی والہ وسلم
فقیر ابو القادر محمد طیب قادری عفرلہ مفتی شہر جالنہ۔

(۶) ھذا الصواب فی ما اجاب واللہ ورسولہ اعلم بالصواب جل جلالہ
وصلی اللہ تعالیٰ علی الہ واصحابہ فقیر عبید اختر محمد یعقوب قادری
رضوی حشمتی دھانے پوری گونڈہ وارد حال پیلی بھیت شریف۔

(۷) الجواب صحیح تراب علی خطیب جامع مسجد چمن گنج کانپور۔

(۸) واشھد بذالاعلان الجواب کذالک فقیر محمد حبیب اشرفی قادری۔

(۹) ھذا ھو الحق المبین واللہ تعالیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم فقیر ابو الوجاہت عبید الضیا محمد وجیہ الدین قادری رضوی
سنبھالی غازی پوری غفرلہ المولی القوی ذنبہ الصوری والمعنوی خادم آستانہ
عالیہ ضیائیہ پیلی بھیت ۲۸ صفر ۱۳۸۰ھ

(۱۰) الجواب ھو الصواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب فقیر عبد الحکیم اشرفی چپندوی
۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

(۱۱) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم علمہ اتم واحکم محمد نذیر احمد قادری رضوی صدر مدرس
مدرسہ آستانہ عالیہ شیریہ پیلی بھیت۔

(۱۲) الجواب ھو الصواب بعون الملک الوھاب محمد صدیق اشرفی بستوی مقیم حال
پیلی بھیت

(۱۳) فقیر ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی